ٹیلیفون نمبر ۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

قادیان

الفضل

یوم شنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے

ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۴ ماہ احسان ۱۳۲۶ھش | ۲۳ رجب ۱۳۶۶ھ | ۱۴ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۴۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی عام طبیعت تو نسبتاً اچھی ہے۔ لیکن ضعف کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت بھی زیادہ ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پنجاب کی تقسیم قریباً ناگزیر ہے

مگر ہمارا فرض ہے کہ آخری وقت تک جدوجہد جاری رکھیں

باؤنڈری کمیشن کے لئے وسیع تیاری کی ضرورت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

اس وقت ہیٹ سٹروک کی وجہ سے میری طبیعت علیل ہے۔ مگر وقت ایسا نازک ہے اور ایسا تنگ کہ توقف کی گنجائش نہیں۔ اس لئے عبارت آرائی اور تفصیل میں جانے کے بغیر چند ضروری امور سپرد قلم کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم

حکومت برطانیہ کے جدید اعلان مجریہ ۳ جون ۱۹۴۷ء کے ذریعہ قارئین کو پتہ لگ چکا ہوگا۔ کہ مسلم لیگ کے اس بنیادی مطالبہ کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کے ان علاقوں میں جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے مسلمانوں کو دوسرے علاقوں سے علیحدہ ہو کر اپنی مستقل حکومت قائم کرنے کا حق ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اسی قسم کے دلائل کی بناء پر پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے متعلق غیر مسلموں کا مطالبہ بھی اصولاً تسلیم کر لیا گیا ہے۔

البتہ اس بارے میں آخری فیصلہ خود پنجاب اور بنگال کی اسمبلیوں کے ممبروں پر چھوڑا گیا ہے۔ جو ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم اور غیر مسلم اکثریت والے ضلعوں کے نمائندوں کی صورت میں دو علیحدہ علیحدہ گروپوں میں بیٹھ کر کثرت رائے سے فیصلہ کرینگے۔ کہ کیا وہ ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی میں شامل رہنا چاہتے ہیں۔ یا کہ مجوزہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ اور اگر ان دو گروپوں میں سے ایک گروپ نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ وہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اور دوسرے گروپ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی میں شریک رہنا چاہتے ہیں۔ تو پھر حکومت برطانیہ اس فیصلہ کو تسلیم کر کے ان صوبوں کو تقسیم کر دے گی۔

اس اصول کے مطابق پنجاب کے سترہ ضلعے (بشمول ضلع گورداسپور) مسلم اکثریت والے ضلعے قرار دئیے گئے ہیں۔ اور باقی ۱۲ ضلعے (بشمول ضلع امرتسر) غیر مسلم اکثریت والے ضلعے قرار پائے ہیں۔ سترہ ضلعوں کا فیصلہ تو ظاہر ہے۔ کہ پاکستان کے ساتھ شامل ہونے کے حق میں ہوگا۔ مگر بارہ ضلعوں کا فیصلہ ابھی تک یقینی نہیں ہے۔ لیکن غالب گمان یہ ہے کہ اس وقت تک ان کی کثرت رائے کا رجحان ہندوستان کے ساتھ رہنے اور پنجاب کی تقسیم کے حق میں ہے۔ اور سوائے اس کے کہ آئندہ چند دن کے اندر اندر ان کی رائے میں کوئی تبدیلی پیدا ہو جائے۔ بظاہر یہ فیصلہ قائم رہے گا۔ جو سترہ ضلعوں کے گروپ کے لئے واجب التسلیم ہوگا۔ یہ بارہ ضلعے جن کے فیصلہ پر اس وقت پنجاب کی قسمت کا دارومدار ہے یہ ہیں۔

(۱) کمشنری لاہور میں سے ضلع امرتسر

(۲) کمشنری جالندھر سالم۔ یعنی ضلع کانگڑہ، ضلع ہوشیارپور، ضلع جالندھر، ضلع لدھیانہ اور ضلع فیروزپور

(۳) کمشنری انبالہ سالم یعنی ضلع شملہ، ضلع انبالہ، ضلع رہتک، ضلع کرنال، ضلع حصار۔ اور ضلع گوڑگاؤں

ان بارہ ضلعوں کے ممبران اسمبلی کی تقسیم اس طرح ہے:۔

ہندو	۲۳ ممبر	(اکیس کانگرسی اور دو یونینسٹ)
اچھوت	۸ ممبر	(پانچ کانگرسی اور تین یونینسٹ)
سکھ	۱۹ ممبر	(آٹھ کانگرسی اور گیارہ پنتھک)
مسلمان	۲۲ ممبر	(سب مسلم لیگی)
دیگر	×	
کل تعداد	۷۲ ممبر	

یوم سیرۃ النبی

یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ۲۹ جون ۱۹۴۷ء مطابق ۲۹ احسان ۱۳۲۶ہش مقرر ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

پس یہ وہ ۲۷ ممبر ہیں جو آئندہ چند دنوں کے اندر اندر پنجاب کی تقسیم یا بالفاظِ دیگر پنجاب کی قسمت کا فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اس نقشہ سے ظاہر ہے کہ اگر ۲۲ مسلمان ممبروں کے ساتھ ۱۵ غیر مسلم ممبر شامل ہو جائیں۔ تو وہ پنجاب کی تقسیم کو روک سکتے ہیں۔ اور سارا پنجاب پاکستان کے ساتھ شامل رہ سکتا ہے۔ ہندوؤں میں سے تو بظاہر کسی ممبر کا اُدھر سے ٹوٹ کر اِدھر آنا قریبًا قریبًا ناممکن ہے۔ کیونکہ پنجاب کی تقسیم کا سوال دراصل ہندوؤں کا ہی اٹھایا ہوا ہے۔ اور اس میں ان کا (بلکہ حقیقتًا صرف انہی کا) بھاری فائدہ ہے۔ پس ان سے اس معاملہ میں انصاف کی امید رکھنا فضول ہے۔ البتہ اگر سکھوں اور اچھوت اقوام کے ممبروں کو ہمدردی اور دلائل کے ساتھ سمجھایا جائے۔ کہ پنجاب کی تقسیم ان کے لئے سراسر نقصان دہ ہے۔ کیونکہ سکھ اس طرح اپنی تعداد کو دو حصوں میں بانٹ کر اور پھر دونوں حصوں میں ایک چھوٹی سی اقلیت رہتے ہوئے اپنی طاقت کو سخت کمزور کر لیتے ہیں۔ اور اچھوت بالکل ہندوؤں کے رحم پر جا پڑتے ہیں۔ جنہوں نے سینکڑوں ہزاروں سال سے ان کا گلا دبا رکھا ہے۔ تو بعید نہیں کہ یہ دونوں قومیں یا ان کا ایک معقول حصہ مسلمانوں کے ساتھ آ ملے۔ اور اس طرح اگر خدا کو منظور ہو۔ تو آخری وقت میں پنجاب کی تقسیم رک جائے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس وقت سکھوں کا ایک بہت کافی حصہ پنجاب کی موجودہ مجوزہ تقسیم سے قطعی طور پر غیر مطمئن ہے۔ بلکہ اس معاملہ میں اپنے لیڈروں سے بھی بدظن ہو رہا ہے۔ جنہوں نے سوچے سمجھے بغیر ہندوؤں کی انگیخت میں آ کر خود اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کلہاڑا چلایا ہے۔ پس اگر پنجاب کے سکھ ممبران اسمبلی کو عمومًا اور مشرقی پنجاب کے سکھ ممبرانِ اسمبلی کو خصوصًا دلائل اور محبت کے ساتھ سمجھایا جائے تو عجب نہیں کہ یہ قوم آخری رائے دینے کے وقت جس کے لئے ۲۳ جون کا دن مقرر ہے اپنے نفع نقصان کو سمجھ لے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ ایک باعزت سمجھوتہ کے لئے تیار ہو جائے۔ سکھوں کو سمجھانے کے لئے رفاک رکے مضمون "خالصہ ہوشیار باش" کی اشاعت بھی مفید ہو سکتی ہے۔ جو اردو۔ انگریزی اور گورمکھی تینوں زبانوں میں شائع کیا گیا ہے۔ اور اس میں مدلل طور پر اس سوال کے سارے پہلوؤں پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ مگر بہرحال یہ ضروری ہے۔ کہ طعن یا دلآزاری کے رنگ میں کوئی بات نہ کی جائے۔ بلکہ محبت اور ہمدردی کے طریق پر دلائل کے ساتھ سمجھایا جائے۔ اور سمجھدار اور با اثر اور سنجیدہ مسلمانوں کے مختلف وفد مشرقی پنجاب کے ۱۲ ضلعوں کے سکھ ممبروں سے مل کر دلی ہمدردی کے رنگ میں بات کریں۔ "خالصہ ہوشیار باش" کا مضمون دفتر نشر و اشاعت قادیان سے مل سکتا ہے۔ اور انشاء اللہ مطالبہ ہونے پر مفت بھجوا دیا جائیگا۔

یہ بات بھی سکھ صاحبان کو سمجھائی جائے کہ سترہ اور بارہ ضلعوں کی موجودہ تقسیم محض عارضی ہے۔ اور حدود کا آخری فیصلہ باؤنڈری کمشن نے کرنا ہے۔ اور یہ بات قریبًا قریبًا یقینی ہے کہ اگر انصاف سے کام لیا گیا۔ تو متعدد ایسی تحصیلیں جو اس وقت عارضی طور پر مشرقی پنجاب میں شمار کی گئی ہیں۔ آخری صورت میں لازمًا مغربی پنجاب کا حصہ بنیں گی۔ کیونکہ ان میں مسلمانوں کی کثرت ہے۔ مثلاً ضلع امرتسر کی تحصیل اجنالہ اور ضلع جالندھر کی تحصیل جالندھر اور تحصیل نکودر اور ضلع فیروزپور کی تحصیل فیروزپور اور تحصیل زیرہ جن میں مسلمانوں کو قطعی اکثریت حاصل ہے۔ مشرقی پنجاب سے نکل کر مغربی پنجاب میں شامل ہو جائیں گی۔ کیونکہ وہ اس حصہ کے ساتھ ملتی جلتی اور اسی کے تسلسل میں واقع ہیں۔ اور گو اس کے مقابل پر ممکن ہے کہ مغربی پنجاب کی بھی ایک آدھ تحصیل مسلمانوں کے علاقہ سے نکل جائے۔ مگر اس تبدیلی کا نتیجہ لازمًا اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ پنجاب کے دونوں حصوں میں سکھوں کی تقسیم ان کے لئے موجودہ تقسیم سے بھی زیادہ نقصان دہ صورت اختیار کر لیگی۔ اور وہ قریبًا قریبًا دو بالکل برابر حصوں میں تقسیم ہو کر اور آدھے آدھے دھڑ کے دو بت بن کر رہ جائیں گے۔ اور ہندو اکثریت کا حصہ بننے کے جو خطرات آہستہ آہستہ میٹھی چھری کی صورت میں ظاہر ہوں گے۔ وہ مزید برآں ہیں۔ بہرحال سکھ صاحبان کو ہمدردی اور دلائل کے ساتھ سمجھانے کا کام نہایت ضروری ہے۔ اور فورًا شروع ہو جانا چاہیئے۔

اس کے علاوہ اس نازک وقت میں مسلمانوں کو جو دوسرا ضروری کام کرنا چاہیئے۔ وہ باؤنڈری کمشن یعنی سرحدی کمشن کے لئے تیاری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایک بھاری دفتری نوعیت کا کام ہے۔ جو انتہائی محنت اور احتیاط چاہتا ہے۔ اور موٹے طور پر مندرجہ ذیل اقسام میں منقسم ہے:۔

(۱) اس تعلق میں سب سے مقدم کام یہ ہے۔ کہ مردم شماری کا ریکارڈ دیکھ کر (یاد رہے کہ عام مطبوعہ ریکارڈ کے علاوہ ضلعوں کے صدر مقاموں میں تفصیلی مردم شماری کا ریکارڈ بھی رکھا جاتا ہے) ایسے اعداد و شمار تیار کرائے جائیں۔ کہ جن سے پنجاب کے مسلم اکثریت والے علاقے (خواہ یہ اکثریت کتنی ہی قلیل ہو۔ کیونکہ جمہوری اصول کے ماتحت ہر اکثریت لازمًا اکثریت ہی سمجھی جاتی ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی خفیف ہو۔ اور کسی صورت میں بھی اس کے اثر کو کالعدم قرار نہیں دیا جا سکتا) اور اس غرض کے لئے ضلعوں کی حدود کو نظر انداز کر کے تفصیلی ریکارڈ تیار کیا جائے۔ تا کہ زیادہ سے زیادہ علاقہ مغربی پنجاب کے ساتھ شامل ہو سکے۔ اور یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اعداد و شمار کے نتیجہ کو نمایاں صورت میں ظاہر کرنے کے لئے مناسب نقشے بھی تیار کرائے جائیں۔ جن میں مسلم اور غیر مسلم اکثریت والے علاقوں کو علیحدہ علیحدہ رنگوں میں دکھایا جائے۔ تا ان کے مطالعہ سے فورًا صحیح صورت ذہن میں آ سکے۔ ایسے نقشے ضلعوں کے جریلی نقشوں کی بناء پر محکمہ سروے یا محکمہ نہر کے پنشن یافتہ مسلمان یا قومی سکولوں کے جغرافیہ کے استاد صاحبان یا ہوشیار پٹواری اور گرداور صاحبان آسانی سے بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح ایسے علاقے جن میں مسلمان کامل اکثریت میں تو نہیں مگر ہندوؤں اور سکھوں دونوں کے مجموعے سے زیادہ ہیں۔ انہیں بھی اعداد و شمار نکالنے کے بعد علیحدہ صورت میں نوٹ کر لینا چاہیئے۔ (مثلاً ضلع ہوشیارپور کی تحصیل ہوشیارپور اور تحصیل دسوہہ جن میں مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں اور سکھوں دونوں کے مجموعے سے زیادہ ہے) اور باؤنڈری کمشن پر زور دینا چاہیئے۔ کہ ایسے علاقے بھی مغربی پنجاب کے ساتھ شامل رکھے جائیں۔ کیونکہ مسلمانوں کے خلاف موجودہ عارضی سمجھوتہ صرف ہندوؤں اور سکھوں تک محدود ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ دوسری قوموں مثلاً ہندوستانی عیسائیوں یا اچھوتوں کو سیاسی حقوق کے تصفیہ میں خواہ مخواہ مسلمانوں کے خلاف شمار کیا جائے۔ ایسی صورت میں زیادہ سے زیادہ عیسائیوں اور اچھوتوں کے متعلق ریفرنڈم کا طریق اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اور اس امکانی صورت کے لئے بھی متعلقہ علاقوں کے مسلمانوں کو تیار رہنا چاہیئے۔

(۲) باؤنڈری کمشن کے لئے مسلمانوں کی طرف سے اس تیاری کی بھی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل جمع کئے جائیں۔ جن سے ثابت ہو۔ کہ بجلی کے جو پاور سٹیشن یا نہروں کے جو ہیڈ مغربی پنجاب کے حصوں کو نفع پہنچا رہے ہیں۔ اور دراصل انہی کی غرض سے بنے ہیں وہ لازمًا مغربی پنجاب کے ساتھ رہنے چاہئیں کیونکہ ان کی حیثیت کسی طرح بھی مقامی نہیں ہے۔ بلکہ ان وسیع علاقوں کے ساتھ لازم ملزوم ہے۔ جن کو وہ فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ انہیں مغربی پنجاب سے جدا کیا جائے۔

(۳) اسی طرح جو دریا مغربی اور مشرقی پنجاب کے درمیان حدِ فاصل بنیں گے۔ یا ایک حکومت کے علاقے میں سے نکل کر دوسری حکومت کے علاقے میں داخل ہونگے

ان کے متعلق بھی باونڈری کمیشن کے ذریعہ یہ فیصلہ کرانا ہوگا۔ کہ ایسے دریاؤں کا انتظام کس علاقے کے ساتھ وابستہ رہنا چاہیئے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دریاؤں کا کنٹرول قوموں کی ترقی پر بھاری اثر رکھتا ہے۔

(۴) بعض ریلوے لائنوں اور بڑی سڑکوں کا سوال بھی باونڈری کمیشن کے سامنے آئے گا۔ کہ وہ مغربی اور مشرقی پنجاب میں سے کس کے حصے میں ڈالی جائیں۔ یا ان کے متعلق دونوں ملکوں میں کس قسم کا سمجھوتہ ہونا ضروری ہے۔ یہ سارے کام اور اسی قسم کے اور بہت سے کام جو باونڈری کمیشن کے سامنے آئینگے۔ اور جن کا معین علم کمیشن کے حلقہ کار کا اعلان ہونے پر حاصل ہوگا۔ بہت بھاری تیاری چاہتے ہیں۔ اور ضروری ہے کہ ابھی سے (کیونکہ اس کے لئے وقت بہت تنگ ہے) لیگ کی مرکزی کمیٹی کی امداد کے لئے ضلع امرتسر کی تحصیل اجنالہ اور کمشنری جالندھر کے ہر ضلع اور ہر تحصیل اور ضلع گوڑگاؤں کی تحصیل فیروزپور جھرکا۔ اور تحصیل نوح میں سمجھدار مسلمانوں کی کمیٹیاں بن جائیں۔ جو مردم شماری کے ضروری اعداد و شمار تیار کرائیں۔ اور پھر بڑی احتیاط کے ساتھ ان اعداد و شمار کی وضاحت کے لئے مناسب نقشے بنائے جائیں۔ اور اس سارے ریکارڈ پر مسلمان اس طرح حاوی ہو جائیں کہ ہوشیار وکیلوں کی طرح باونڈری کمیشن کے سامنے مسکت صورت میں اپنا کیس پیش کر سکیں اس بات کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ کہ اگر کسی طرح ضلع گوڑگاؤں کی تحصیل نوح اور تحصیل فیروزپور جھرکا کا تعلق دہلی سے قائم کرکے ایک مسلم اکثریت والا علاقہ بن سکے۔ تو نہایت مفید ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لئے ضروری نہیں کہ تحصیلوں کے حدود کو قائم رکھا جائے۔ اسی طرح ممکن ہے۔ جنالہ تحصیل کی طرف سے ایک ملتا جلتا مسلم اکثریت کا علاقہ امرتسر تک پہنچایا جا سکے۔ اور یہ بھی ایک بہت بڑی کامیابی ہوگی۔ جو کم از کم باہمی سمجھوتہ کے لئے ایک عمدہ دروازہ کھول دیگی۔

اسی طرح بجلی کے پاور سٹیشنوں اور نہروں کے ہیڈوں کے متعلق بھی یہ اعداد و شمار مہیا کرنے ہوں گے۔ کہ ان کا فائدہ مسلم اور غیر مسلم علاقے کو کس کس نسبت سے پہنچ رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔ الغرض باونڈری کمیشن کے اختیارات بہت وسیع ہونگے۔ اور اس کے مقابل پر تیاری کی بھی بہت ضرورت ہے۔ اور یہ تیاری تفصیلی رنگ میں دفتری نوعیت کی ہونی چاہیئے۔ جس کے لئے تمام تحصیلوں کے مسلمانوں کی فوری توجہ درکار ہے اور بعض صورتوں میں بین الاقوامی قانون اور بعض مشہور باونڈری کمشنوں کی رپورٹوں کا مطالعہ بھی ضروری ہوگا۔ ورنہ سستی اور غفلت سے ایسا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جس کی تلافی بعد میں ناممکن ہوگی۔

حکومت برطانیہ کے اعلان مجریہ ۲ جون ۱۹۴۷ء کے فقرہ ۹ میں یہ الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں کہ علاقوں کی تقسیم میں آبادی کے علاوہ "دوسرے حالات" (Other Factors) کو بھی دیکھا جائے گا۔ یہ الفاظ ایسے مبہم بلکہ ایسے غیر مصلحتانہ ہیں کہ معلوم نہیں حکومت برطانیہ نے ان الفاظ کے استعمال میں کیا حکمت سوچی ہے۔ کیونکہ درحقیقت یہ الفاظ ہندوستان کی مختلف قوموں کی طرف سے بھاری فتنہ کا ذریعہ بنائے جا سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر آبادی کی کثرت اور قلت کے علاوہ دوسرے حالات کو بھی زیر غور لانا ہے۔ تو اس کے نتیجے میں ہر قوم کی طرف سے ایسے مطالبات کا دروازہ کھل جائے گا۔ کہ جسے بند کرنا یا جس کے متعلق تصفیہ کرنا نہ حکومت برطانیہ کے بس کی بات رہے گی۔ اور نہ انڈین لیڈروں کی اور نہ کسی اور کی۔ اور ممکن ہے کہ صرف اسی نقطہ پر آکر ہی سب کیا کرایا کھیل بگڑ جائے۔ بہت سے ہندو اور سکھ "دوسرے حالات" کے الفاظ سے یہ مراد لے رہے ہیں کہ ان الفاظ سے ایک طرف تو جائدادوں اور اموال کی طرف اشارہ مقصود ہے۔ اور دوسری طرف مقدس مقامات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ ممکن ہے یہ قیاس درست ہو۔ مگر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ بس صرف یہی مراد ہے۔ اور ان کے سوا اور کوئی چیز مراد نہیں؟

بہر حال جہاں تک اموال اور جائدادوں کا سوال ہے۔ میں اپنے مضمون "خلاصہ ہوشیار باش" میں اصولی طور پر بیان کر چکا ہوں کہ کوئی مسلمان بلکہ کوئی انصاف پسند شخص ایک منٹ کے لئے بھی یہ بات منظور نہیں کر سکتا۔ کہ انسانی مساوات کے اصول کو ترک کرکے قوموں کے حقوق کو مال و دولت کے ترازو میں تولا جائے۔ اور جو چیز صدیوں کی سازش کے نتیجے میں ہندوستان کے مسلمانوں سے چھینی گئی ہے۔ اسی پر آئندہ حقوق کی بنیاد رکھی جائے۔ ہندوؤں نے ایک وسیع پروگرام کے ذریعہ جس کی تفصیل ایک تلخ کہانی ہے مسلمانوں کو ہر قسم کی اقتصادی ترقی سے محروم کر رکھا تھا۔ اور یہ عجیب کرشمہ سیاست ہے۔ کہ اب ان کی اسی محرومی اور اپنی اسی غاصبانہ برتری کو آئندہ حقوق کے تصفیہ کی بنیاد بنایا جا رہا ہے یہ کوشش شرافت اور دیانت اور انسانیت کے لئے قابل شرم ہے۔ اور مسلمان بھی اس پھندے میں دوبارہ پھنسنے کے لئے تیار نہیں۔

"دوسرے حالات" کے الفاظ کی ایک تشریح مقدس مقامات سے تعلق رکھتی ہے سو کیا ہندو اور سکھ اس بات کے لئے تیار ہونگے۔ کہ جس ترازو سے تول کردہ اپنے حقوق لینا چاہتے ہیں۔ اسی ترازو سے وہ مسلمانوں کو بھی ان کے حقوق دینے کے لئے تیار ہوں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ مقدس مقامات صرف ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ ہی مخصوص نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے ساتھ بھی تعلق رکھتے ہیں۔ گو یہ علیحدہ بات ہے کہ مسلمان اس معاملے میں زیادہ باوقار رہے ہیں۔ اور انہوں نے حقیقی مقدس مقامات کے علاوہ دوسرے مقامات کو یونہی فرضی تقدس عطا نہیں کیا اور بہر حال کون انصاف پسند شخص اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ دلی اور آگرہ اور اجمیر وغیرہ کو جو چوٹی کے مسلمان ولیوں اور چوٹی کے مسلمان تاجداروں کی بے مثل یادگاروں سے مزین ہیں مسلمانوں کے نزدیک حقیقی تقدس حاصل نہیں ہے؟

وقف جائداد و آمد کے وعدوں کی میعاد ۳۰ جون تک بڑھا دی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت مرکز کے چندوں (وقف جائداد۔ وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنیکی میعاد ۳۰ جون ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی ہے۔ جن دوستوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں۔

پس اگر اس دروازے کو کھولو گے۔ تو پھر ہر قوم اس میں داخل ہونے کا حق رکھے گی۔ سوائے اس کے کہ مسلمان اس بات میں ضرور دوسروں سے پیچھے رہینگے کہ ان میں بمقابلہ بعض دوسری قوموں کے جو بعض اوقات رستے کے ایک درخت کو بھی مقدس بنالیتی ہیں۔ صرف وہی مقدس مقامات سمجھے جاتے ہیں۔ جو حقیقتاً مقدس ہیں۔ اسی طرح "دوسرے حالات" کے الفاظ کی اور بھی بہت سی تشریحیں ہو سکتی ہیں۔ بہر حال یہ الفاظ اپنے اندر فتنہ کا بیج رکھتے ہیں۔ اور یا تو انہیں ترک کر دینا چاہیئے۔ اور یا ان کی بحث میں جانے سے پہلے ساری قوموں کے مشورے کے ساتھ ان الفاظ کی تشریح ہو جانی چاہیئے۔ اور میرے خیال میں ایسی تشریح میں چار امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:۔

(اوّل) یہ کہ معین طور پر فیصلہ کر دیا جائے کہ "دوسرے حالات" (other factors) میں یہ یہ باتیں شامل سمجھی جائیں گی۔

(دوم) یہ کہ جو باتیں "دوسرے حالات" کی تشریح میں شامل سمجھی جائیں۔ ان کی بھی آگے تشریح کر دی جائے۔ مثلاً اگر مقدس مقامات کو "دوسرے حالات" میں شامل کیا جائے۔ تو پھر اس بات کی تشریح بھی ضروری ہو گی۔ کہ مقدس مقامات سے مراد کیا ہے۔ آیا ہر وہ جگہ جسے کوئی قوم اپنے منہ سے مقدس کہتی ہو مقدس سمجھی جائے گی۔ یا کہ صرف مسلمہ اور معروف مذہبی بانیوں یا ممتاز قومی بادشاہوں کی خاص یادگاریں مقدس قرار پائینگی۔

(سوم) یہ کہ جو تشریح بھی "دوسرے حالات" کی قرار پائے وہ سب قوموں پر ایک جیسی صورت میں چسپاں کی جاوے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا بھی سب کے لئے یکساں دروازہ کھلا ہو۔

(چہارم) یہ کہ اس بات کا بھی فیصلہ کیا جائے کہ اگر ایک مقام یعنی ایک شہر کو دو قوموں کے نزدیک تقدس حاصل ہو تو اس صورت میں کس قوم کو کس اصول پر ترجیح دی جائے گی۔

مقدس مقامات کے تعلق میں اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ ایسے مقامات کی حفاظت صرف اس طریق سے ہی ممکن نہیں ہے کہ انہیں اس قوم کی حکومت کا حصہ بنا دیا جائے جو انہیں مقدس خیال کرتی ہے۔ بلکہ دوسری حکومت کے اندر رہتے ہوئے بھی ایسے مقامات کی تولیت اور نگرانی کے لئے متعلقہ قوم کی ایک کمیٹی مقرر ہو سکتی ہے آخر انگریزوں کے زمانہ میں بھی ہندوستان میں ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کے مقدس مقامات کی حفاظت کا انتظام موجود تھا۔ اسی قسم کا بلکہ اس سے بہتر انتظام اب بھی ہو سکتا ہے بہرحال "دوسرے حالات" کے الفاظ کی تشریح اور تیاری کا کام بھی ایک نہایت اہم اور نازک کام ہے۔ جس کے لئے مسلمانوں کو ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اس وقت تین قسم کے کاموں کے لئے فوری اور مکمل تیاری کی ضرورت ہے:۔

(۱) بارہ مشرقی ضلعوں کے سکھوں اور اچھوت اقوام کے ممبروں کو ہمدردی اور دلیل کے ساتھ سمجھایا جائے کہ پنجاب کی تقسیم ان کے لئے ہر جہت سے نقصان دہ اور ضرر رساں ہے۔ اور ان کا فائدہ اسی میں ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ایک باعزت سمجھوتہ کر لیں اور ان کے ساتھ ملکر رہیں۔

(۲) باؤنڈری کمشن کے لئے پوری پوری تیاری کی جائے۔ جس کے لئے مردم شماری کے تفصیلی اعداد و شمار تیار کرنے کے علاوہ بجلی کے پاور سٹیشنوں اور نہروں کے ہیڈ ورکس اور ریلوں اور رستوں اور ریلوے لائنوں وغیرہ کی تقسیم یا انتظام کے اصول کا بھی گہرا مطالعہ کرنا ہو گا۔ اور یہ مطالعہ ایسا ہونا چاہیئے کہ جس طرح عدالت میں ایک ہوشیار وکیل بحث کیلئے یا ایک ہوشیار گواہ فریق مخالف کی جرح کے لئے تیار ہو کر جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں تشریح و توضیح کی غرض سے انٹرنیشنل لا یعنی بین الاقوامی قانون کا مطالعہ کرنا بھی ضروری ہو گا جو مرکزی شہروں کے وکیل لوگ بہتر کر سکتے ہیں۔ اسی طرح یورپ وغیرہ کے بعض مشہور باؤنڈری کمشنوں کی رپورٹوں کا مطالعہ بھی بہت مفید ہو سکتا ہے

(۳) حکومت برطانیہ کے اعلان نے جو "دوسرے حالات" کے غور کا دروازہ کھولدیا ہے اسے یا تو بند کرانے کی کوشش کی جائے اور یا اوپر کی تشریح کے مطابق اس کے متعلق بھی پوری پوری تیاری کی جائے۔ موخرالذکر صورت میں بجلی کے پاور سٹیشنوں اور نہروں کے ہیڈ ورکس وغیرہ کے سوال کو بھی اسی ضمن میں شامل کیا جا سکتا ہے گو ویسے وہ آبادی کے اصول کے ماتحت بھی آ جاتا ہے۔

بالآخر میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہم مسلمان خدا کے فضل سے ایک روحانی جماعت ہیں۔ اور ہم اس بات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے کہ جہاں خدا نے کامیابی کے لئے دنیا میں مادی اور ظاہری اسباب پیدا کئے ہیں وہاں اس نے بعض روحانی اسباب بھی پیدا کئے ہیں جو گو بظاہر نظر نہیں آتے مگر دراصل مادی اور ظاہری اسباب سے بہت زیادہ طاقتور ہیں۔ پس ان نازک ایام میں ہمیں خدائے علیم و قدیر سے دعا بھی کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے فضل و رحم سے ایسے اسباب مہیا فرما دے کہ جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ہمارے ملک اور ہمارے صوبہ کیلئے بھی بہتری اور ترقی کا موجب ہوں اور کوئی ہرج نہیں کہ اس بارے میں سنجیدہ مزاج اور مذہبی میلان رکھنے والے سکھ ممبران کو بھی تحریک کی جائے کہ وہ بھی خالی الذہن ہو کر اور دل سے ہر قسم کے خیالات نکال کر اپنے طریق پر خدا سے دعا کریں کہ وہ انہیں ایسے رستے کی طرف ہدایت دے جس میں ان کی قوم اور ملک کا حقیقی فائدہ ہو سکھوں کا قدم اس وقت پریشانی کے عالم میں ڈگمگا رہا ہے اور وہ حقیقتہً دوگور کھ دھندوں کے درمیان معلق کھڑے ہیں پس ضرورت ہے کہ انہیں نہ صرف دلائل اور ہمدردی کے ذریعہ تقویت پہنچائی جائے بلکہ روحانی کارخانہ کی طرف توجہ دلا کر بھی ان کے قلوب کو اُس بالا ہستی کی طرف کھینچا جائے جو سارے علموں اور ساری طاقتوں اور ساری ترقیوں کا سرچشمہ ہے۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العظیم

تلاش گمشدہ

میرا پوتا مسمی عطاء الحق عمر ۹ سال۔ لٹھے کی میلی شلوار۔ گل کرتہ۔ ۲۹ ماہ اپریل کو کراچی سے کہیں چلا گیا ہے۔ وہ میرے بڑے بیٹے کے پاس کراچی میں پڑھتا تھا۔ خدابخش احمدی نمبردار چک نمبر ۵ درکھانہ ضلع ملتان

کوئی احمدی نماز تہجد نہ چھوڑے زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگے

قادیان ۱۳ر جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں ہندوستان کے موجودہ مخدوش حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تقسیم ہندوستان کا نتیجہ اگر یہ ہوتا ہے کہ ہندوستان کی شہریت بھی مختلف ہو جائیگی تو یہ بڑی مصیبت ہو گی۔ لیڈروں کو اس قسم کا سمجھوتہ باہم ضرور کر لینا چاہیئے کہ سب لوگوں کو ہندوستان کے طول و عرض میں ایک سے شہری حقوق حاصل ہوں خواہ وہ کسی حکومت کے علاقے میں رہتے ہوں۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہندوستان کیلئے بڑا نازک زمانہ ہے۔ اس لئے جماعت کا وہ فرد بھی جو تہجد کا عادی نہ ہو ان دنوں میں خاص طور پر خواہ دو نفل ہی پڑھے۔ مگر تہجد ضرور پڑھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ کہ وہ اپنے فضل اور رحم سے اس ملک کی سختیاں آسان فرمائے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

ورثہ کی تقسیم

(مرتبہ چوہدری منیر احمد صاحب وینس)

قادیان ماہ احسان سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر جو ملفوظات فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ آج ایک مقدمہ کے سلسلہ میں میرے سامنے ایک ایسا سوال پیش ہوا جس کے متعلق غلطی کا امکان ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں اسے بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اسلام کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں۔ ہماری شریعت اور دوسری شریعتوں میں یہی فرق ہے کہ ان کے احکام میں حکمت کا ہونا ضروری نہیں۔ لیکن اسلام کا کوئی حکم بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صرف شارع ہی نہیں بلکہ حکیم بھی تھے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے متعلق فرماتے ہیں یعلمہم الکتاب والحکمۃ کہ وہ صرف شریعت ہی نہیں "بلکہ اس کے ساتھ حکمت بھی سکھاتا ہے

پہلی تعلیموں میں حکمت کا پایا جانا ضروری نہ تھا۔ کیونکہ عقل انسانی اسوقت ایسی حکمتوں کے سمجھنے سے قاصر تھی۔ انہیں صرف وہی احکام دئیے جاتے جن کی ان میں استعداد ہوتی۔ اگر ان لوگوں پر ایسی حکمتیں بیان کی جاتیں جن کو وہ سمجھ نہ سکتے تو ان کو بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا۔

اس وقت میں جس حکمت کو بیان کرنا چاہتا ہوں وہ ہبہ کے متعلق ہے مثلاً ایک والد نے اپنی ساری جائداد ایک لڑکے کے نام ہبہ کر دی۔ اور دوسرے لڑکے کو محروم کر دیا ہے۔ آیا یہ ہبہ جائز ہے یا ناجائز؟ سب سے پہلے ہمیں اس کے متعلق قرآن کریم کا حکم دیکھنا ہوگا جو اس نے تقسیم جائداد کے متعلق دیا ہے

قرآن کریم نے اس قسم کے ہبہ کو بیان نہیں کیا بلکہ ورثہ کو بیان کیا ہے۔ جس میں سب مستحقین کے حقوق کی تعیین کر دی ہے اور قرآن کریم کے مقرر کردہ حصص کو بدلا نہیں جا سکتا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان احکام کے مقرر کرنے میں حکمت کیا ہے وراثت کی رو سے کیوں سب لڑکوں کو برابر ملنا چاہئیے اور ایک لڑکے کی شکایت پر کیوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ کو ارشاد فرمایا کہ یا تو تم اس کو بھی گھوڑا لے دو۔ یا پھر دوسرے سے بھی لے لو۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ جس طرح اولاد پر والدین کی اطاعت فرض ہے اسی طرح والدین کے لئے بھی اولاد سے مساویانہ سلوک اور یکساں محبت کرنا فرض ہے۔ لیکن اگر والدین اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جنبہ داری سے کام لیں تو ممکن ہے کہ اولاد شاید اپنے فرائض سے تو منہ نہ موڑے لیکن ان فرائض کی ادائیگی یعنی والدین کی خدمت کرنے میں کوئی شادمانی اور مسرت محسوس نہ کرے بلکہ اسے چٹی سمجھ کر ادا کرے۔

بعض لوگوں کا اس قسم کا رویہ اولاد کے لئے مضر اور اس محبت کو تباہ کرنے والا ہوتا ہے جو اولاد اور ماں باپ میں ہوتی ہے۔ اس لئے اسلام نے اس سے منع کیا ہے۔ لیکن وصیت اور ہبہ جو کہ اپنی اولاد کے لئے نہیں ہوتا بلکہ دین کے لئے ہوتا ہے جائز ہے۔ کیونکہ وہ شخص اس سے خود بھی محروم رہتا ہے صرف اولاد کو ہی نقصان نہیں پہنچتا۔ بلکہ اس کی ذات کو بھی پہنچتا ہے چونکہ خدا تعالیٰ کے رستہ میں خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے اولاد بھی اس سے ملول خاطر نہیں ہوتی۔ لیکن اگر ہبہ یا وصیت کسی خاص اولاد کے نام ہو۔ تو ناجائز ہوگا۔ اس میں ایک بات سمجھنے والی یہ ہے کہ ایک وقتی ذمہ واری ہوتی ہے جسے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے۔ کہ ایک شخص کے چار لڑکے ہیں۔ اور اس نے سب سے بڑے لڑکے کو ایم۔ اے کی تعلیم دلا دی اور دوسرے چھوٹی جماعتوں میں پڑھ رہے تھے کہ اس کی نوکری ہٹ گئی۔ اور چھوٹے بچوں کی تعلیم رک گئی۔ اب یہ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کہ اس نے بڑے لڑکے سے امتیاز روا رکھا۔ بلکہ یہ تو اتفاقی بات ہے۔ اس کی تو کوشش تھی کہ میں پہلے بڑے کو پڑھاتا ہوں۔ پھر دوسروں کو باری باری ایم۔ اے تک پڑھاؤں گا۔ یعنی وقتی ضروریات کے ماتحت اس نے ذمہ واری کو تقسیم کیا کہ اس وقت یہ کام کر لیتا ہوں۔ اور جب دوسرے کا وقت آئیگا تو وہ کروں گا۔ مگر پھر حالات بدل گئے۔ اور وہ اپنی خواہشات پوری نہ کر سکا۔ جو اس کے اختیار میں نہ تھے۔ لیکن اس کے برعکس اگر ایک والد اپنے بڑے لڑکے کو جو عیالدار ہو گیا ہے دو ہزار روپیہ دے کر الگ کر دے کہ تم تجارت کرو۔ مگر جب دوسرے لڑکے بھی صاحب اولاد ہو جائیں تو انہیں کچھ نہ دے۔ یہ ناجائز اور امتیازی سلوک ہوگا۔

ہماری جماعت کو ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہئیے۔ بچوں کی ضرورتوں میں تو اختلاف ہو سکتا ہے۔ اور وہ بھی اس کو کبھی برا نہیں مناتے۔ لیکن مستقل جائداد میں امتیاز خطرناک نتائج پیدا کرے گا۔ ہاں اگر کوئی یہ کہ دے کہ میں نے بڑے لڑکے کو تو ایم اے تک پڑھا لیا ہے اور ابھی چھوٹے پڑھ رہے ہیں۔ زندگی کا اعتبار نہیں ان میں سے ہر ایک کے نام اتنی رقم کر دیتا ہوں جس سے وہ ایم۔ اے کی تعلیم حاصل کر سکے۔ تو یہ جائز ہوگا۔ کیونکہ اس میں امتیاز نہیں۔ بلکہ وہ خطرات سے بچنے کے لئے ایسا کرتا ہے۔

ایسے حالات میں دوستوں کو چاہیئے کہ وہ شریعت کے احکام کی حکمت کو دیکھیں۔ اور پھر اس کے مطابق عمل کریں ایسے واقعات میں قاضی پر بہت زیادہ ذمہ واری ہوتی ہے۔ اسے سارے حالات دیکھ کر فیصلہ کرنا ہوتا ہے اور سب سے مقدم امر یہ دیکھے کہ آیا اس سے دوسروں سے امتیازی برتاؤ تو نہیں ہوتا۔ دراصل قاضی فلاسفر بھی ہونا چاہئیے اور ایسے امور نہایت دانائی سے سلجھانے چاہئیں مگر افسوس کہ ہماری جماعت کو ابھی ایسے قاضی میسر نہیں آئے۔

اذان کے بعد ایک دوست نے سوال کیا کہ کیا اولاد کو عاق کرنا جائز ہے؟

فرمایا ہاں جائز ہے۔ جب معلوم ہو کہ لڑکا جواری ہے۔ اور جائداد کو تباہ کر دے گا۔ تو اسے عاق کیا جا سکتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس میں جذبات کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اس لئے عاق ہونے والے کو بھی قضا کے رو سے فیصلہ کرانا چاہئیے۔ ہو سکتا ہے کہ باپ اپنے دوسرے لڑکے کو وارث بنانے کیلئے اسے محروم کرنا چاہتا ہو۔ اس لئے اس امر کا فیصلہ کہ آیا والد نے جائز حالات میں عاق کیا ہے۔ یا محض جذبات سے متاثر ہو کر قاضی ہی کو کرنا چاہئیے۔

تجدید زمانہ اور جوش اسلام

(غلام محمد اختر فیروز پور)

توحید کا دنیا کو پیغام سنانا ہے
ہر سمت تباہی ہے اور لوگ پریشاں ہیں
لیکن ہمیں لینا ہے لوگوں کو پناہوں میں
وہ قوم جو غفلت کی نیندوں میں رہی لٹتی
لہروں کی کشاکش میں ٹوٹی ہوئی کشتی ہے
اب دین محمدؐ کو پھیلا کے رہیں گے ہم
اک حشر بپا ہوگا ساقی کی نگاہوں سے
کرنے ہیں مرتب پھر بکھرے ہوئے شیرازے
محمود شہ دیں ہے اور اس کی قیادت میں (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اس کفر و ستم والے ایوان کو ڈھانا ہے
چکر میں ہے سب دنیا گردش میں زمانہ ہے
اس سیل حوادث سے دنیا کو بچانا ہے
اس قوم کو غفلت کی نیندوں سے جگانا ہے
ٹوٹی ہوئی کشتی کو اب پار لگانا ہے
توحید کے نعروں سے دنیا کو ملانا ہے
پھر جام مئے عرفاں مستوں کو پلانا ہے
اُجڑی ہوئی محفل کا پھر رنگ جمانا ہے
دنیا کو ہلانا ہے ظلمت کو مٹانا ہے

* وہ نور خدا چمکا اختر تو غزل خواں ہو
پیغام خدا تو نے دنیا کو سنانا ہے

* نور آتا ہے نور (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو (ایڈیٹر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

صندلین

خون پیدا کرنے اور خون صاف کرنیکی عجیب دوا

حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ صاحب شاہی طبیب مہاراجہ جموں و کشمیر کا مشہور نسخہ

صندلین کی قیمت ۱۰۰ ٹکیہ جو دو ماہ کے لئے کافی ہے صرف دو روپے

پرہیز:- صندلین جب آپ استعمال کر رہے ہیں۔ تو قبض نہ ہونے دیں۔

ترکیب استعمال:- ایک ٹکیہ صبح ایک ٹکیہ شام پانی کے ساتھ نوش کریں۔ بچوں کو نصف ٹکیہ صبح نصف ٹکیہ شام ایک چمچہ پانی میں حل کر کے دیں۔ غذا سے پہلے بھی دے سکتے ہیں اور بعد میں بھی۔ غذا سے قبل یا بعد کی کوئی قید نہیں ہے۔ اگر قبض ہو تو اسپغول کا چھلکا ایک چمچہ (ایک تولہ) ایک پیالی پانی کے ساتھ یا کھانڈ کے شربت میں مل کر کے روزانہ نوش کریں۔ یا مربہ ہلیلہ (ہرڑ) ایک عدد نوش کریں۔ یا کوئی اور قبض کشا دوا استعمال کریں۔ صندلین کے استعمال کے دوران میں قبض نہ ہونے دیں۔ ہر دس دن کے بعد تین دن صندلین کا ناغہ کر دینا چاہیئے۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ صاحب شاہی طبیب اس نسخہ کو بہت کثرت سے اپنے مطب میں استعمال کرتے تھے۔ دواخانہ نورالدین میں سب ادویہ سے زیادہ اس دوا کی مانگ اور شہرت ہے۔ اور خدا کے فضل سے منوں کی مقدار میں یہ دوا تیار ہوتی ہے۔ تاکہ سب لوگ اس دوا سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس کی قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے۔ دو ماہ کی دوائی کا خرچ صرف دو روپے ہے۔ یعنی ڈیڑھ پیسہ فی خوراک۔ اتنی کم قیمت میں اس سے بہتر ٹانک ملنا مشکل ہے۔ صندلین سے فائدہ حاصل کرنے والے عوام۔ ڈاکٹروں اور طبیبوں کی سندیں کثرت سے ہمیں ملی ہیں۔ جو دواخانہ نورالدین رضی اللہ عنہ میں موجود ہیں۔ اور الفضل میں وقتاً فوقتاً شائع کی جاتی ہیں۔ بہت عظمت و شرف کی دوا ہے۔ اس سے بہتر اور سستی اور کوئی دوا ہمارے علم میں نہیں۔ جس کو یہ دوا دی اسکو فائدہ ہوا۔ خالص نباتاتی دوا ہے کوئی ضرر اس میں نہیں

صندلین کے فائدے

معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے۔ خون پیدا کرتی ہے۔ خون صاف کرتی ہے۔ دل کو طاقت دیتی ہے۔ ضعف جگر۔ ضعف رحم۔ آنتوں کی کمزوری۔ اسہال۔ بھوک نہ لگنا۔ داد۔ چنبل۔ جوڑوں کے درد۔ جسم کے کسی حصہ کا سو جانا۔ پنڈلیوں۔ کندھوں کے درمیان درد ہونا۔ دل دھڑکنا۔ تھکان۔ جسمانی کمزوری۔ کام کرنے کو جی نہ چاہنا طبیعت چڑچڑی ہو جانا پیٹ کے بہت سے نقائص۔ جسم پر پھوڑے۔ پھنسیوں کا پیدا ہونا۔ حیض کی خرابیاں۔ بچوں کے کان بہنا۔ بھس۔ اسہال بڑوں کو ہوں یا چھوٹے بچوں کو جس میں بچے دودھ قے کر دیا کرتے ہیں۔ اور رنگ برنگ کے دست ان کو آیا کرتے ہیں۔ جگر کی خرابی سے بچوں کو مٹیالے سیاہی مائل۔ یا سبز پھٹکی دار دست آیا کرتے ہیں۔ ان سب میں صندلین سے شفا ہو جاتی ہے۔

بچوں کے سوکھا لاغری میں بھی مفید ہے۔ مرد۔ عورت بچے۔ سب صندلین کو استعمال کر سکتے ہیں۔ حمل میں بھی اس کا استعمال مفید ہے۔ خون صاف پیدا کر کے جلدی امراض اور جسمانی دردوں اور اعصابی کمزوریوں کو دور کرتی ہے

صندلین اعلےٰ درجہ کی عجیب الاثر دوا ہے

ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے سب طبیعتوں کو موافق آتی ہے۔ اگر اس دوائی سے آپ کو فائدہ نہ ہو۔ تو خالی شیشی بھیج دیجئے۔ آپ کی رقم آپ کو واپس کر دی جائے گی یہ گارنٹی آپ کے روپے کی حفاظت کرتی ہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ نورالدین رضی اللہ عنہ قادیان

ضروری خبریں

صدر آل انڈیا مسلم لیگ کی تقریر

نئی دہلی ۱۰ جون۔ مسٹر جناح نے لیگ کونسل کے اجلاس میں جو اختتامی تقریر کی اس میں آپ نے مسلم اقلیت کے صوبوں میں مسلمانوں کی قربانیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ یوپی۔ اسلامیان ہند کا دل ہے اور ۱۹۳۷ء سے پاکستانی صوبوں کی رہنمائی کر رہا ہے لیکن اب حالات یہ ہیں کہ ہندو اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں کی نجات بھی قیام پاکستان کی صورت میں ہی ممکن ہے۔ آخر میں مسٹر جناح نے کہا کہ میں اپنا کام کر چکا ہوں۔ اب یہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ پاکستان قائم کریں۔

مسٹر جناح کی دلی خواہش

لنڈن۔ ۱۰ جون۔ نئی دہلی میں "ڈیلی میل" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح پاکستان میں اقلیتوں سے فیاضانہ برتاؤ کرنے کے خواہشمند ہیں نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ مسٹر جناح کی دلی خواہش یہ ہے کہ پاکستان ایک شاندار حکومت بن جائے۔ وہ یہ نہیں چاہتے کہ ہندوستان کو اپنی مسلم اقلیتوں سے انتقام لینے کی کوئی وجہ ہاتھ آ سکے۔

مشترکہ دفاع کی تجویز

لنڈن ۱۱ جون۔ مانچسٹر گارڈین نے اپنے ایک اداریے میں ایک تجویز پیش کی ہے۔ اس کی رو سے ہندوستان اور پاکستان کے امور خارجہ اور دفاع کے شعبے مشترک رہیں گے۔ اس کے علاوہ ایک ایسے ادارے کے قیام کی تجویز کی ہے۔ جو ان دونوں کے مابین تعاون کا سلسلہ جاری رکھے گا

تقسیم کو روکنے کا امکان

دہلی ۱۱ جون۔ آج مسٹر گاندھی نے پراتھنا کے بعد کہا کہ صوبہ سرحد میں استصواب رائے عامہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ نیز یہ کہ مسٹر جناح کو چاہیے کہ وہ سرحدی وزراء اور خان عبدالغفار خاں وغیرہ سے ملیں۔ اور انہیں بتائیں کہ انہیں پاکستان میں کیوں شامل ہونا چاہیے۔ اس طرح پٹھانوں میں تصادم نہ ہوگا۔ تقسیم بنگال کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ وہ اکھنڈ بنگال کے حامی ہیں۔ اور یہ کہ اب بھی تقسیم کو روکنا ممکن ہے مسلم لیگ کو چاہیے کہ وہ غیر مسلموں کو ہر قسم کا اطمینان دلائے۔ تاکہ ہندو اور مسلمان متحد ہو کر برطانوی سکیم کو رد کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی علالت
مکمل آرام کی ضرورت

والد صاحب کو چند روز ہوئے عزبت السس کا حملہ ہوا تھا اور ابھی تک طبیعت خراب ہے ڈاکٹروں نے مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ کم از کم چار روز کے لئے ملنے یا اور کسی کام وغیرہ کے لئے رقعہ تک بھی نہ بھجوائیں۔

خاکسار: مرزا مجید احمد ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

کرفیو کی میعاد میں توسیع

لاہور ۱۲ جون۔ لاہور میں موجودہ بدامنی کے پیش نظر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے صدر بازار اور چھاؤنی کے بازار توپ خانہ کی حدود میں ۱۴ جون سے ۲۴ جون تک کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ کرفیو رات کے ساڑھے سات بجے سے صبح ۶ بجے تک نافذ رہیگا نیز لاہور میونسپل حدود میں کرفیو کی میعاد ۲۴ جون تک بڑھا دی گئی ہے۔ کرفیو کا وقت رات کے ساڑھے سات بجے سے صبح ۶ بجے تک ہوگا۔

آج شہر میں ۶ مقامات پر آگ لگائی گئی۔ یہ وارداتیں مزنگ واٹر ورکس سنگ پورہ باغبانپورہ اور اندرون بھاٹی دروازے میں ہوئیں بسٹیشن کے قریب ایک ریلیف کیمپ میں دھماکا ہوا جس سے شامیانے کا ایک حصہ جل گیا۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ نیز باغبانپورے میں بھی ایک دھماکا ہوا۔

انڈونیشیا اور ڈچ حکومت کے درمیان کشیدگی

ہیگ ۱۲ جون۔ ہیگ میں ٹریڈ یونینوں کی بین الاقوامی فیڈریشن کے انڈونیشین نمائندے نے ایک نیوز ایجنسی کے نمائندے کو بتایا کہ انڈونیشیا اور ہالینڈ کے درمیان کشیدگی اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے اس سے پہلے اتنی کشیدگی کبھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ انڈونیشین نمائندے نے بتایا کہ ڈچ حکومت انڈونیشین علاقے میں اپنی فوجیں رکھنے کی طالب ہے وہ یہ بھی چاہتی ہے کہ انڈونیشیا سے باہر انڈونیشین حکومت کی نمائندگی ولندیزی نمائندے کریں۔ انڈونیشین نمائندے نے کہا کہ یہ مطالبات ہرگز تسلیم نہیں کئے جا سکتے نیز اس امر کا امکان ظاہر کیا کہ انڈونیشیا کی حکومت اتحادی اسمبلی سے درخواست کرے گی۔ کہ وہ ڈچ انڈونیشین تنازعہ میں ثالث بنے۔ مزید برآں انڈونیشیا کے صدر مقام جوگ جاکرتا سے ریڈیو نے بھی کل رات اعلان کیا ہے کہ ری پبلک کی تمام ہتھیار بند فوجوں کو ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

کانگرس کا نیشنلسٹ مسلمانوں کو دھوکہ

نئی دہلی ۱۲ جون۔ آل انڈیا مسلم مجلس کے صدر مسٹر اے ایم خواجہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ نیشنلسٹ مسلمان ہندوستان کی تقسیم کو قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا ہے کہ کانگرس نے ملک کی تقسیم قبول کر لی۔ اور اپنے تمام سابقہ اعلانات اور مواعید پر خط تنسیخ کھینچ دیا۔ مسٹر خواجہ نے کہا کہ نیشنلسٹ مسلمانوں کو سب سے زیادہ زک پہنچی ہے۔ انہیں کافی عرصہ سے مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اور اب نیشنل کانگرس نے قطعی طور پر انہیں دغا دی ہے۔

نمائندہ اسمبلیوں کے اجلاس

لاہور ۱۲ جون۔ برطانوی حکومت کی تجاویز کے ماتحت پنجاب کی تقسیم کا فیصلہ کرنے کے لئے گورنر نے ۲۳ جون کو پنجاب اسمبلی کے دونوں حصوں کا اجلاس طلب کیا ہے۔ مشرقی پنجاب کے حصے کی صدارت اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر سردار کپور سنگھ کریں گے اور مغربی پنجاب کے حصے کے صدر دیوان ایس۔ پی سنگھا ہوں گے۔

اگر ایک حصے کے کسی ممبر نے تحریک کی کہ دونوں حصوں کا مشترک اجلاس منعقد کر کے فیصلہ کیا جائے کہ متحدہ پنجاب کی صورت میں صوبہ موجودہ دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو یا آئندہ۔ بننے والی اسمبلی میں۔ تو فوراً دونوں حصوں کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے گا۔ اس مشترکہ اجلاس کے بعد دونوں حصے جدا ہو کر یہ فیصلہ کریں گے کہ پنجاب متحد رہے یا تقسیم کیا جائے۔

اسی قسم کے انتظامات بنگال میں بھی کر لئے گئے ہیں۔ چنانچہ گورنر بنگال نے ۲۰ جون کو اسمبلی کے ہر دو حصوں کے اجلاس بلائے ہیں جن میں مسلم اکثریت والے حصہ کی صدارت مسٹر نورالامین کریں گے۔ اور ہندو اکثریت والے حصے کے صدر بردوان کے مہاراجہ ادھیراج ہوں گے۔

مشرقی پنجاب کا نیا صوبہ

نئی دہلی ۱۲ جون معلوم ہوا ہے کہ یونین آئین ساز کمیٹی میں دہلی کے رکن لالہ دیش بندھو گپتا نے تجویز پیش کی ہے کہ دہلی انبالہ۔ میرٹھ اور آگرہ وغیرہ کے ڈویژنوں کو ملا کر ایک نیا صوبہ قائم کر دیا جائے۔ کیونکہ ان علاقوں کے باشندے تمدنی اور مجلسی لحاظ سے آپس میں بہت کچھ اشتراک رکھتے ہیں۔ اس نئے صوبے کو جس کی آبادی تقریباً پونے تین کروڑ افراد پر مشتمل ہوگی ہندوستانی یونین کا ایک جزو تصور کیا جائے یہ صوبہ ہندوستان کی سرحد پر ایک اہم پوزیشن کا مالک ہوگا۔ اور اس کا رقبہ ۵۹۸۸۵ مربع میل کے لگ بھگ ہوگا۔ نیا صوبہ اقتصادی اور انتظامی طور پر بھی بالکل آزاد و خود مختار ہوگا۔

برطانیہ کا نیا بحری اڈہ

لنڈن ۱۲ جون۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور آسٹریلیا کے اعلیٰ حلقوں میں سنگاپور کی بجائے سڈنی میں سلطنت برطانیہ کا اہم بحری اڈا قائم کرنے کے خاکے تیار ہو رہے ہیں۔ دنیا کی طاقتوں کے موجودہ بدلے ہوئے توازن کے پیش نظر مشرق بعید کے سمندروں میں ایک اہم برطانوی اڈے کی حیثیت سے سنگاپور کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔ اور بحر الکاہل میں سلطنت کے دفاعی نظام میں آسٹریلیا کو خاص درجہ حاصل ہو جائے گا۔

درخواستہائے دعا: بھائی اللہ دتہ صاحب کا بچہ افضل حق (ننگل کلاں) عرصہ سے بیمار ہے۔ اور چوہدری محمد حسین صاحب ولد چوہدری میراں بخش صاحب (ننگل کلاں) کو درد گردہ کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں!

خاکسار محمد یعقوب